ہند چینی کے مسلمانوں پر کیا گذری!

ماخوذ:- از مجلہ اتحاد - امریکہ

مترجم:- نور الاسلام صاحب - منصورہ - لاہور

(۴)

کوچین میں اسلامیت کی نئی لہر ۱۹۶۱ء میں کوچین چین سے کچھ چم ہندوستانی تاجروں کے ساتھ یہاں آئے اور مسلمانوں کو اسلام کی صحیح دعوت دی - اُس وقت ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو حق کا پتہ چلا اور نماز کے فرائض اور دوسرے مسائل کا علم ہوا - اُنھوں نے مسجدیں بھی تعمیر کیں جن میں وہ پنج وقتہ نماز ادا کر سکتے تھے -

اُن کے معاشرتی کلچرل اور معاشی مسائل اپنے کمبوڈیا کے بھائیوں سے مختلف نہ تھے —

۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کو چم ویت نامی مسلمانوں کی ایک تنظیم قیام میں آئی جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض سے آگاہ کرے اور مسلمانوں کو ویت نام سوسائٹی میں ایک مقام پر لا کھڑا کرے -

سیاست میں یہاں صرف دو مسلمان ملتے ہیں جنہوں نے ری پبلک دور کے آخری حصہ میں مستعدی سے کام کیا - ان میں سے ایک پارلیمنٹ کا ممبر اور دوسرا سینیٹ کا ممبر تھا - ویت نام حکومت کی ایک خاص وزارت تھی، وزارت بہبود اقلیت جو مسلمانوں کے مختلف گروپوں کی دیکھ بھال کرتی تھی اور قبائلی اور دور افتادہ مسلمانوں کی مدد کرتی تھی - چم کا ایک وزیر اس وزارت کا سربراہ تھا -

چم کو فوج سے بالکل بے تعلق کر دیا گیا تھا۔ البتہ وہ قلیل سی تعداد میں فوجی کالجوں میں کام کرتے تھے جن کا ہوائی افواج سے تعلق نہ تھا۔ بایں ہمہ مسلمانوں کی یک جہتی نے اُن کو ایک ایسی طاقت بنا دیا تھا کہ ویت نامی اُن کو ایک مقام دیتے تھے۔ ہند چینی میں اگر دنیا کی بڑی قوتیں مداخلت نہ کرتیں تو آج وہاں کے مسلمان ایک منظم قوت ہوتے۔

جنوبی ویت نام پر کمیونسٹوں کا قبضہ جب ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء کو کمیونسٹوں نے جنوبی ویت نام پر قبضہ کیا تو ہزاروں ویت نامی دوسرے ملکوں کو بھاگ گئے تاکہ کمیونسٹ وبال سے بچ سکیں۔ آزاد زندگی گزار سکیں۔ انہوں نے ۱۹۶۸ء میں کمیونسٹوں کا دعوتِ قمر کے دن مظاہرہ دیکھا تھا۔ کمیونسٹوں نے اپنے بدلے چکانے کے لیے بیس دن ہُو پر قبضہ رکھا اور ہزاروں بے گناہ سرکاری ملازموں کا قتلِ عام کر کے قبریں پاٹ دیں۔

۱۹۷۵ء میں جب اُن کی مکمل فتح ہو گئی تو اُنہوں نے زیادہ سنگین حربے استعمال کیے۔ ستّر بہت بڑے قید خانے تمام ملک میں بنائے گئے۔ اُن کو مرکز اصلاحِ معاشرہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ مراکزِ اصلاح اُن لوگوں کے لیے بنائے گئے تھے جو پچھلی حکومت کے سول اور فوجی حکام تھے اور جنہوں نے بڑے شہروں سے لے کر چھوٹے گاؤں تک کام کیا تھا۔ ان میں پروفیسر، مصنّف اور بہت سے دوسرے وہ لوگ تھے جنہیں کمیونسٹ ان جیلوں کے قابل تصوّر کرتے تھے۔ ان میں بہت سے اس اصلاح کے عمل میں ختم ہو گئے اور جن کی جان بچ گئی۔ وہ اُس وقت رہا گئے جب کمیونسٹوں نے یہ یقین کر لیا کہ یہ اب تین چار روز سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ ایسے لوگ کم سے کم اس سے تو محروم نہ رہے کہ اُن کے کنبے اُن کی تجہیز و تکفین کر سکیں۔ مسلمان اور غیر مسلم دونوں پر یہ آفت ٹوٹی اور آج تک دونوں اس تباہی کا کمیونسٹوں کے ہاتھوں شکار ہیں۔

کچھ مشہور مسلمان، مثلاً دو محمد (عبدالرحمٰن بن عیسیٰ) اور اُس کا بھائی دو رحیم (عبدالرحیم بن عیسیٰ) دونوں پچھلی حکومت میں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز تھے اور شیخ تو کنگ ہفوان (عبدالکریم) کو ہنائے (HANOI) لے جایا گیا۔ بعد میں اُن کا کوئی پتہ نہ چلا۔ ہزاروں دوسرے مسلمانوں کو ان اصلاحی جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ جن قید خانوں سے وہ کبھی نہ نکل سکے۔ وہ مسلمان جنہوں نے ہوچی منہ (HO CHI MINH) مشہور کمیونسٹ کی تصویر لگانے سے انکار

گیا تو اُن کو گرفتار کر لیا گیا۔ کمیونسٹوں نے مسجدیں اور مسلمانوں کے دینی مدرسے ورزش خانوں میں بدل دیئے یا اُن میں سرکاری ایجنسیاں قائم کر دیں اور لوگوں کی خاص اور عام میٹنگ کی جگہیں بنا دیا گیا۔ الجامی مسجد جو ویت نام کی سب سے بڑی مسجد ہے، اُس میں مسلم سفارت کار نماز ادا کرتے تھے۔ ان سفارت کاروں نے وعدہ کیا کہ وہ ویت نام حکومت سے سارے مسلمانوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت حاصل کر دیں گے۔ انہوں نے ہنائے (HANOI) میں ایسا ہی کیا تھا، جب حکومت نے بڑی مسجد کو ایک فیکٹری بنا دیا تھا۔ بقول احمد خان سفیرِ پاکستان وہ مسجد اس وقت واپس مل گئی تھی جب وہ سیگاؤں (SAIGON) میں ویت نام اور کمپوچیا کے درمیان جنگ دیکھنے گئے تھے۔

لیکن کمیونسٹ افسران اب بھی مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے اُن کو پولیس سے اجازت نامہ حاصل کرنا پڑتا ہے اور مسجد کی انتظامیہ کو ایک فہرست نمازیوں کی مہیا کرنی پڑتی ہے، تب کہیں جماعت سے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ یہی عمل ہر ہفتے کرنا پڑتا ہے۔

کمیونسٹ اب تقریباً پانچ سال سے ویت نام پر حکومت کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی غربت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ بعض لوگوں کو کفن تک نصیب نہیں ہوتا۔ پچھلی بقر عید کو امام محمد داؤد خطبہ پڑھتے ہوئے مسجد کے ممبر سے گر سے اور وفات پا گئے۔ یہ واقعہ سیگاؤں (SAIGN) میں کننگل اسٹریٹ پر ہوا۔ لوگوں کو کوئی ایسی چیز میسر نہ آسکی جس میں انہیں دفن کر سکیں۔ بوڑھے باپ اپنے کنبوں کا پیٹ پالنے کے لیے مجبور ہیں کہ وہ اپنی جائدادیں اور زمینیں بیچ دیں، بشرطیکہ وہ باقی ہوں۔

متحدہ محاذ (FURLO) باوجود اس کے کہ ویت نامی مدت سے چمپا کی سرزمین پر پورا کنٹرول حاصل کر چکے ہیں، مسلمان اب بھی اس بات کے متوقع ہیں کہ شاید وہ دوبارہ اپنی زمینوں پر قابض ہو سکیں اور اُن کو حقِ زمینداری مل جائے۔ اس لیے ہند چینی میں بہت سے چم گروپ ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں چم طاقت جنوبی ویت نام میں فروغ پانے لگی اور اپنی متوازی جماعتوں سے کوچین چین سے رابطہ رکھا۔ یہ دونوں گروپ

یکجا ہو گئے۔ اور انہوں نے ۱۹۶۰ء میں متحدہ محاذ (FURLO) تشکیل دیا۔ یہ تنظیم تین گروہوں پر مشتمل ہے:

۱۔ چم کے مسلمان جو ہند چین کے پرانے باشندے ہیں۔

۲۔ غیر مسلم جو ویت نام کے غیر مشروط علاقہ چمپا میں رہتے ہیں۔

۳۔ کھمر کروم (کمبوچین) کو چن چن کے بدھ۔

تقریباً تین سال میں تنظیم فوجی طرز کی تنظیم ہو گئی ہے اور خاصی تعداد میں غیر مسلم سپاہی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ مثلاً عیسائی اور بودھ، اور وہ لوگ جو ہندوستانی دیوتا برہما کی پرستش کرتے تھے۔

اس وقت سے فرلو (FURLO)، ویت نام کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ اس وجہ سے ویت نام اور ویت کانگ نے اس کی تباہی کی سازش کی اور ۱۹۶۴ء میں ایک ایسا معاہدہ کھڑا کیا گیا جس نے فرلو (FURLO) کے لیڈروں اور رائے عام میں ایک خلیج افتراق پیدا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرلو (FURLO) آزاد علاقوں میں ختم ہو گئی۔ اور اس کے مسلح سپاہی اور کمانڈر گرفتار ہونے لگے اور ان کو فوم پین (PHNOM PENH) میں مقید کر دیا گیا، جہاں کمانڈر کو کمیونسٹوں پر قبضہ ہو جانے تک رکھا گیا۔ تا آنکہ اس نے سفارت خانہ فرانس میں پناہ لی۔ لیکن وہ مہاجر جو اس وقت سفارت خانے میں موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ اس کو کمیونسٹ سفارت خانے میں سے گرفتار کر کے لے گئے۔ جب سے وہ لاپتہ ہے۔ اس کا لیفٹیننٹ پیرس میں قتل کر دیا گیا۔ لوگوں کے دلوں میں شکوک بڑھتے گئے اور تحریک آزادی جو فرلو (FURLO) نے قائم کی تھی، رفتہ رفتہ لوگوں کی حمایت سے محروم ہو گئی۔

ہند چین کے لوگ آج کمیونسٹوں کے خلاف یا تو لڑ رہے ہیں، یا ویت نام چھوڑ کر بطور تارکین وطن یورپ یا امریکہ کا رخ کر رہے ہیں۔ جب وہ تھائی یا جنوبی جزائر کے کیمپوں میں پہنچے تو ان کو صرف عیسائی مشنری، عیسائی ملکوں کے نمائندوں کی حیثیت سے ملے تو کہ وہ ان کے لیے کھانا اور کپڑے لائے تھے۔ تاکہ ان کی زندگی بچا سکیں اور ان کو قحط سالی اور بیماری سے محفوظ رکھ سکیں۔ یہ لوگ ان کو اپنے گھروں میں بھائی کی طرح لے گئے اور ان سے انسانیت کا

برتاؤ کیا اور انہوں نے نسلی امتیاز کا کوئی خیال نہ کیا۔ جو لوگ امریکہ اور یورپ میں عیسائی گھروں میں بسائے گئے تھے، عیسائی مدرسوں میں تعلیم پانے لگے اور عیسائی عبادت خانوں میں اتوار کے دن جانے لگے۔ اب اللہ ہی اس بات کو صحیح طور پر جانتا ہے کہ تارکِ وطن مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے بظاہر یہ آسان حالات مہیا کر دیئے ہیں، فی الحقیقت تکلیف میں ہیں یا اپنے جذبات کو مجروح ہونے سے بچانے کے لیے وہ کبھی سرے سے صورتِ حالات پر غور ہی نہیں کرتے۔ سوال یہ ہے کہ مغرب میں کیوں صرف عیسائی تنظیمیں ہی مسلمانوں کی مدد کر رہی ہیں اور مسلمان کیوں سو رہے ہیں؟ مغربی عیسائیوں کی ہمدردی ایک چال ہے جس میں پھانس کر وہ ہند چینی کے تارکِ وطن مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ ایک مسلم ملک کی حیثیت سے ملیشیا نے ان مسلمانوں کی کھلے دل سے مدد کی، اللہ انہیں ضرور اس کی جزا دے گا۔ لیکن اس کے باوجود ملیشیا میں پناہ لینے والے بعض مسلمان امریکہ یا یورپ جانے کو فوقیت دیتے ہیں۔ کیا وہ بھی اسی چال میں پھنس رہے ہیں جس میں اُن کے بھائی اُن سے پہلے پھنس چکے ہیں۔

کمیونسٹ (جو خود بدترین غلامی اور آمریت کی بلا زیر اقتدار آبادیوں پر ٹھونستے ہیں) اُن ممالک کے بارے میں جن پر ابھی تک ان کی حکومت نہیں، آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں[1]۔ اس طرح وہ بہت سے مسلمان اور غیر مسلم ملکوں میں دخل اندازی سے کام لے رہے ہیں۔ اُن کی پالیسیوں کے مطابق وہاں اُن کے آلۂ کار کام کو آگے بڑھانے کے لیے موجود ہیں۔

قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں"۔

"اور اُن سے اُس وقت تک لڑو جب تک حق کی فتح نہ ہو"۔

حضور اکرم محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:۔

"مشرکین کے خلاف اپنی دولت، اپنی جان اور اپنی زبان سے جہاد کرو"۔

---

[1] تاکہ اُن کے آزاد ہونے کے بعد کمیونسٹ اپنی غلامی کا جوا اُن کے کندھوں پر رکھنے کے لیے کھلا موقع پائیں۔ (مترجم)

"مسلمانوں کی تنظیم اس عمارت کی سی ہے جس کا ہر حصّہ ایک دوسرے کا سہارا ہو۔"

پھر بھی بہت سے مسلمان کہتے ہیں:۔

"جب ہم کو یہ معلوم ہے کہ بین الاقوامی قانون ایک ملک کی مداخلت کی دوسرے ملک میں اجازت نہیں دیتے تو ہم کو اُن قوانین کی پابندی کرنا چاہیے تاکہ دُنیا میں امن قائم رہے۔"

یہ ایک بات ہے جس سے کمیونسٹ دُنیا میں بہت سے آزاد ملکوں میں گھس کر اُن پر حکومت کرنے کے لیے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اس میں اُن کو بہت کامیابی ہوتی ہے، کیونکہ اُن کے مخالف کمزور ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ ہند چینی کے مسلمانوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُس سے مسلمان پریشان خاطر نہیں ہوں گے[1]۔ اُن کو شعور ہے کہ اسلامی قوانین ہی دُنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔

---

[1] فی الحقیقت تاریخ کا یہ دَور مسلمانوں کے متحرک ہونے اور اُن کے خلاف ظلم و جارحیت کا دَور ہے۔ ایسے دَور جب بھی آتے ہیں تو اُن کے بعد یکایک پانسہ پلٹتا ہے۔ خدا کا قانون واضح ہے کہ تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ یقیناً مسلمانوں میں اپنی کمزوریاں دُور کرنے، متحد ہونے اور اسلام کا رشتہ مضبوط تھامنے کا ولولہ بڑھے گا۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں۔ ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(ادارہ)